۵

کھڑا ڈنر

سید محمد جعفری (۱۹۰۵ء۔۱۹۷۶ء)

اس نظم کی تدریس کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- مختلف سمعی ذریعے سے کہانی، نظم، واقعہ، تقریر، اعلان، خطبہ، گفتگو، خبر، ڈرامہ، ہدایت اور فیچر سن کر احساس جذبے اور تاثر کے حوالے سے زبان کے حسن و قبح کی نشان دہی کر سکیں۔
- مختلف عبارات کی غرض و غایت اور ساخت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ان کا مناسب اور محتاط موازنہ اور تبصرہ (استحسان و تنقید) کر سکیں۔
- مختلف مصنفین شعرا کے ادب پارے پڑھ کر اس زمانے کی تاریخ سے واقف ہوتے ہوئے عصری تناظر میں اس کا تجزیہ اور تبصرہ کر سکیں۔
- مختلف ثقافتوں اور زبان کے اختلاف پر مبنی متن کو پڑھ سکیں اور زبان و لہجے کے فرق کو سمجھ کر اس کے استعمال کی اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔
- متن پڑھ کر خیالات، آرا اور رویوں کا آپس میں تعلق سمجھتے ہوئے اس پر تبصرہ و تجزیہ کر سکیں۔
- نظم بہ لحاظ ہیئت (غزل، مخمس، مسدس) میں امتیاز کر سکیں۔

پڑھیں

کھڑا ڈنر ہے غریب الدیار کھاتے ہیں ۔۔۔ بنے ہوئے ہیں شتر بے مہار کھاتے ہیں
اور اپنی میز پہ ہو کر سوار کھاتے ہیں ۔۔۔ کچھ اپنی شان سے جیسے اُدھار کھاتے ہیں
شکم غریب کی یوں فرسٹ ایڈ ہوتی ہے
ڈنر کے سائے میں فوجی پریڈ ہوتی ہے

کھڑے ہیں میز کنارے جو ایک پلیٹ لیے ۔۔۔ انھی نے کوفتے اپنے لیے سمیٹ لیے
اِدھر اُدھر کے جو کھانے تھے سب سمیٹ لیے ۔۔۔ کھڑا تھا پیچھے سو میں رہ گیا پلیٹ لیے
یہ میز ہو گئی خالی اب اور کیا ہوگا
پلاؤ کھائیں گے احباب فاتحہ ہوگا

تھی ایک مرغ کی ٹانگ اور رقیب لے بھاگا ۔۔۔ مرا نصیب بھی جاگا پہ دیر میں جاگا
کباب اُٹھایا تو اس میں لپٹ گیا دھاگا ۔۔۔ ڈنر یہ کیا کہ نہ پیچھا ہے جس کا نے آگا
یہ کیا خبر تھی میں آیا تھا جب ڈنر کھانے
حقیقتوں کو سنبھالے ہوئے ہیں افسانے

www.ilmkidunya.com

حقیقتوں کا نہ کہنا زمانہ سازی ہے — یہ شخص دیکھنے میں جو بڑا نمازی ہے
ڈنر کیا ہے یہ گھڑ دوڑ کی سی بازی ہے — یہی اُڑائے گا مرغی جو موٹی تازی ہے
لگائی بھوک میں مہمیز جس نے پار ہوا
نہیں تو میری طرح سے ڈنر میں خوار ہوا

لبوں سے اُن کے رواں گفتگو کا فوارہ — وہ ایک میز خواتین گرد صف آرا
کہ یہ ہٹیں تو اٹھاؤں میں نان کا پارہ — میں ایک گوشے میں سہما کھڑا ہوں بیچارہ
اسیر حلقۂ خوباں جو مرغ و ماہی میں
تو ہم شہیدِ ستم ہائے کم نگاہی میں
(شوخیِ تحریر)

سید محمد جعفری (۱۹۰۵ء۔۱۹۷۶ء)

سید محمد جعفری بھرت پور میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد سید محمد علی جعفری تاریخ اور فلسفے کے عالم تھے۔ سید محمد جعفری نے ۱۹۲۲ء میں میٹرک اور ۱۹۲۸ء میں بی ایس سی کے امتحانات پاس کیے۔ وہ ایم۔اے فارسی بھی تھے اور انھوں نے گورنمنٹ کالج لاہور سے انگریزی زبان و ادب میں بھی ایم۔اے کیا۔ نیشنل کالج آف آرٹس سے مصوری اور خطاطی کی باقاعدہ تعلیم بھی حاصل کی تھی۔ پہلے درس و تدریس سے وابستہ رہے۔ بعد ازآں ۱۹۵۰ء تا ۱۹۶۳ء ڈپٹی پرنسپل انفامیشن آفیسر رہنے کے بعد ۱۹۶۴ء تا ۱۹۶۷ء کلچرل اتاشی تہران (ایران) رہے۔ طنز و مزاح کی شاعری اور پیروڈی کے حوالے سے انھیں بے مثال شہرت ملی۔ سید محمد جعفری طنز و مزاح کے حوالے سے معاشرتی کمزوریوں کو ہلکے پھلکے انداز میں نظم کے پیرائے میں بیان کرتے ہیں۔ وہ ایک باشعور اور ذہین فنکار کی طرح اجتماعی زندگی کی پستیوں اور سیاسی حالات پر بڑے شوخ انداز میں چبھتے ہیں۔ ان کی شاعری میں طنز گہرا نہیں ہے، شوخی اور زندہ دلی غالب ہے۔ ان کا انتقال کراچی میں ہوا۔ ان کا مجموعہ کلام شوخیِ تحریر اُن کی وفات کے بعد شائع ہوا۔ اُن کی ظرافت، شائستگی، تہذیب اور وقار سے مملو ہے۔ وہ تحریف اور تضمین کا استعمال نہایت کامیابی سے کرتے ہیں۔ اُن کے کلام کی شگفتگی بے ساختہ ہے۔

مشق

۱۔ درج کثیر الجہت سوالات کے درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

الف۔ سید محمد جعفری کا سالِ پیدائش کیا ہے؟

الف: ۱۹۰۲ء — ب۔ ۱۹۰۳ — ج: ۱۹۰۴ — د۔ ۱۹۰۵

ب۔ نظم کھڑا ڈنر ہیئت کے اعتبار سے کیا ہے؟

الف۔ مخمس، ترکیب بند — ب۔ ترجیع بند — ج۔ مسدس ترکیب بند — د۔ مسدس ترجیع بند

ج۔ نظم کھڑا ڈنر موضوع کے اعتبار سے ہے؟

الف۔ طنزیہ مزاحیہ — ب۔ سنجیدہ — ج۔ فلسفیانہ — د۔ عامیانہ

د۔ مسدس ایسی نظم کو کہتے ہیں جس کے ہر بند میں مصرعے ہوں

الف۔ چار — ب۔ پانچ — ج۔ چھے — د۔ سات

www.ilmkidunya.com

د۔ شاعر کے مطابق دیکھنے میں بڑا غازی نظر آنے والا شخص کھڑا اُڈر میں کیا اُڑائے گا؟

الف۔ تکہ بوٹی ب۔ موٹی تازی مرغی ج۔ بیف بریانی د۔ مٹن کڑاہی

۲۔ جماعت کے دو خوش آواز طلبہ اس نظم کی ریکارڈنگ کریں۔ اس ریکارڈ شدہ نظم کو استاد محترم/استانی صاحبہ کے موبائل فون سے پوری جماعت کو سنائی جائے۔ نظم کو سُن کر احساس، جذبے، تاثر کے حوالے سے زبان کے حُسن وقبح کی نشان دہی کریں۔

بعض اوقات شاعر اپنی شاعری میں جدت اور تاثر پیدا کرنے کے لیے دوسری زبانوں کے الفاظ کو بھی بے تکلفی سے برت جاتے ہیں جس سے اردو زبان و بیان میں خوب صورتی یا اجنبیت (حُسن وقبح) کا احساس ہونے کا اندیشہ پیدا ہو جاتا ہے۔ شاعر کی مہارت ہی اسی بات میں ہوتی ہے کہ دیگر زبانوں کے الفاظ اس چابک دستی سے استعمال کرے کہ وہ اردو روزمرہ محاورے میں رچ بس جائیں۔ جس طرح سید محمد جعفری نے اس نظم میں ''غریب الدیار''، ''شُتر بے مہار، فرسٹ ایڈ، پریڈ، پلیٹ، ڈنر، اسیر حلقۂ خوباں، شہید ستم ہائے کم نگاہی'' کے الفاظ و تراکیب کو استعمال کیا ہے۔

۳۔ سید ضمیر جعفری نے اس نظم میں مغربی آداب معاشرت اور طرز زندگی کی اندھا دھند تقلید اور پیروی کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے اور اس بات کی نشان دہی کی ہے کہ انسانی زندگی کے بے شمار ایسے پہلو ہوتے ہیں جن میں اپنی مقامی اور ملکی رسوم و رواج اور طرز عمل ہی ہمارے لیے سود مند ہے۔ درج ذیل نظم پارے کی غرض وغایت اور ساخت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس کا مناسب اور محتاط موازنہ اور تبصرہ (استحسان اور تنقید) کرنے کی مشق کریں۔ موازنہ کرتے ہوئے اکبر الہ آبادی کا کلام بھی پیش نظر رکھیں کیونکہ اکبر الہ آبادی بھی مغربی تہذیب و معاشرت کی اندھا دھند تقلید اور اس کے مضر اثرات کے سب سے بڑے ناقد رہے ہیں۔

وہ ایک میز خواتین گرد صف آرا
لبوں سے اُن کے رواں گفتگو کا فوارہ
میں ایک گوشے میں سہما کھڑا ہوں بے چارہ
کہ یہ ہٹیں تو اُٹھاؤں میں نان کا پارہ
اسیر حلقۂ خوباں، جو مرغ و ماہی ہیں
تو ہم شہیدِ ستم ہائے کم نگاہی ہیں

۴۔ سید ضمیر جعفری نے جس زمانے میں یہ نظم تحریر کی تھی اس میں مغربی عادات واطوار بالخصوص خورونوش کے حوالے سے آہستہ آہستہ عوام میں مقبولیت حاصل کر رہے تھے۔ پاکستانی معاشرہ بھی گلوبل ویلیج کے اثرات سے متاثر ہو رہا تھا۔ لیکن آج ہم انھی کے رنگ میں رنگتے چلے جا رہے ہیں، جو ہمارے لیے ہماری قومی و ملی شناخت کے حوالے سے ایک لمحہ فکریہ ہے۔ ۱۹۵۰ء اور ۱۹۶۰ء کی دہائی میں عالمی سطح پر انسانی رویوں اور مزاج میں جو تبدیلیاں رونما ہو رہی تھیں، بالخصوص دوسری عالمی جنگ کے اثرات اور مضمرات کے حوالے سے انھوں نے ہماری تہذیب و معاشرت کو بھی اپنی لپیٹ میں لینا شروع کر دیا تھا۔ مغرب کی دیکھا دیکھی ہمارے ہاں بھی وہی طور طریقے اور آدابِ معاشرت اپنائے جانے لگے۔ شوکت تھانوی، سید محمد جعفری اور دیگر طنز و مزاح نگاروں نے اس اندھا دھند تقلید کے سیلاب کے آگے بند باندھنے کی اپنے تئیں کوشش ضرور کی۔

مثلاً: ایک قطعے میں کہتے ہیں:

کبھی تو اِن کی حسینوں سے شکل ملتی ہے

کبھی پناہ گزینوں سے شکل ملتی ہے

خدا کی شان سے ہیں، وہ مرے وطن کے جواں

کہ جن کی پردہ نشینوں سے شکل ملتی ہے

اسی طرح ''کھڑا ڈنر'' میں بھی ہمارے رویوں اور اُس دور کی عکاسی کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ان نظم پاروں کو پڑھ کر نظم ''کھڑا ڈنر'' کا موجودہ عصری تناظر میں تجزیہ و تبصرہ کریں۔

۵۔ استاد محترم/استانی صاحبہ نے نظم ''کھڑا ڈنر'' پڑھا دی ہے۔ اب طلبہ نظم کے پڑھے گئے متن کے ہر بند کو باری باری دہراتے ہوئے حوالوں اور دلائل کے ساتھ اظہارِ رائے کریں اور متعلقہ بند پر جزئیات کے ساتھ تبصرہ کریں۔

۶۔ درج ذیل بند کو غور سے پڑھیں۔

کھڑا ڈنر ہے غریب الدیار کھاتے ہیں

بنے ہوئے شُتر بے مہار کھاتے ہیں

اور اپنی میز پہ ہو کر سوار کھاتے ہیں

کچھ ایسی شان سے جیسے اُدھار کھاتے ہیں

شکم غریب کی یوں فرسٹ ایڈ ہوتی ہے

ڈنر کے سائے میں فوجی پریڈ ہوتی ہے

اس بند کا مفہوم برقرار رکھتے ہوئے ''کھڑا ڈنر، غریب الدیار، شُتر بے مہار، فرسٹ ایڈ، ڈنر، پریڈ'' کے متبادلات سے واقف ہوئے انھیں اشعار میں رکھ کر استعمال کریں۔

۷۔ ''کھڑا ڈنر'' میں شاعر نے جن خیالات، آرا اور رویوں پر روشنی ڈالی ہے اُن کا آپس میں تعلق سمجھتے ہوئے اپنا تبصرہ و تجزیہ کریں۔

۸۔ مخمس۔ مسدس

ایسی نظم جس کے ہر بند میں پانچ مصرعے ہوں مخمس کہلاتی ہے۔ ایسی نظم جس کے ہر بند میں چھے مصرعے مسدس کہلاتی ہے۔

اگر کسی نظم کے ہر بند میں ایک مصرع یا شعر بار بار دہرایا جائے تو اس مصرعے یا شعر کو ٹیپ کا مصرع یا شعر کہتے ہیں۔

ایسی نظم جس میں ٹیپ کا مصرع یا شعر ہو اُسے ترجیع بند اور جس نظم میں ٹیپ کا مصرع یا شعر نہ ہو اُسے ترکیب بند شعر کہتے ہیں۔

❖ مخمس اور مسدس ہیئت پر مشتمل ایک ایک بند تحریر کریں۔

www.ilmkidunya.com

سرگرمی

نظم "کھڑاڈنر، مختلف ثقافتوں اور زبان کے اختلاط پر مبنی نظم ہے۔ اس کی زبان اور لہجہ کے فرق کو سمجھیں اور اس کے استعمال کی اہمیت سے آگاہی کے لیے طلبہ ٹولیوں کی صورتوں میں باہم گفتگو کریں۔ آخر میں ایک طالب علم اردو شاعری پر انگریزی تہذیب اور زبان کے اختلاط کے حوالے سے دیے گئے دلائل کو نوٹ کرے اور استاد محترم/استانی صاحبہ کی خدمت میں تنقید و تبصرہ کے لیے پیش کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

طلبہ کو اکبر الہ آبادی اور سید محمد جعفری کی طنزیہ و مزاحیہ شاعری سے آگاہ کرتے ہوئے مغربی تہذیب و معاشرت کی اندھا دھند تقلید کے اپنے معاشرے پر مرتب ہونے والے اثرات کا جائزہ لیں تاکہ طلبہ ان خیالات کا ذاتی اور معاشرتی زندگی سے نہ صرف تعلق قائم کر سکیں بلکہ متن پڑھ کر شاعر کے طرزِ تحریر سے آگاہ ہو جائیں اور خیالات، آرا اور رویوں کا آپس میں تعلق سمجھتے ہوئے تبصرہ و تجزیہ کر سکیں۔

www.ilmkidunya.com